روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱ | جمعرات یکم ذیقعدہ ۱۴۱۱ھ، ۱۶ ہجرت ۱۳۷۰ ہش، ۱۶ مئی ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۱۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عارفانہ زندگی کی علامت

"غیر اللہ میں حمد ہوتی ہے کیونکہ اسی (اللہ) نے پیدا کی ہے لیکن اگر اس کی پیدا کردہ چیزوں تک حمد ٹھہر جاتے تو وہ غفلت کی زندگی ہے۔ جو بعض دفعہ شرک میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ ایسی غفلت کی زندگی ہے جو بعض دفعہ نہیں بلکہ بسا اوقات شرک میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اور اگر خالق کے حسن کی طرف نگاہ آگے چل پڑے اور انسانی محبتوں کا جلوس آگے قدم بڑھائے اور خدا کی طرف حرکت کرنے لگے تو پھر یہ ایک عارفانہ زندگی ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"خدا کی ستاری ایسی ہے کہ وہ انسان کے گناہ اور خطاؤں کو دیکھتا ہے، لیکن اپنی اس صفت کے باعث اس کی غلط کاریوں کو اس وقت تک جب تک کہ وہ اعتدال کی حد سے نہ گذر جاوے ڈھانپتا ہے، لیکن انسان کسی دوسرے کی غلطی دیکھتا بھی نہیں اور شور مچاتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان کم حوصلہ ہے اور خدا تعالیٰ کی ذات حلیم و کریم ہے، ظالم انسان اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھتا ہے اور کبھی کبھی خدا تعالیٰ کے حلم پر پوری اطلاع نہ رکھنے کے باعث بیباک ہو جاتا ہے۔ اس وقت ذوانتقام کی صفت کام کرتی ہے، اور پھر اسے پکڑ لیتی ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۹۸)

"تقدیر یعنی دنیا کے اندر تمام اشیاء کا ایک اندازہ اور قانون کے ساتھ چلنا اور ٹھہرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کا کوئی مقدّر یعنی اندازہ باندھنے والا ضرور ہے۔ گھڑی کو اگر کسی نے بالارادہ نہیں بنایا، تو وہ کیوں اس قدر ایک باقاعدہ نظام کے ساتھ اپنی حرکت کو قائم رکھ کر ہمارے واسطے فائدہ مند ہوتی ہے۔ ایسا ہی آسمان کی گھڑی کہ اس کی ترتیب اور باقاعدہ اور باضابطہ انتظام یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ بالارادہ خاص مقصد اور مطلب اور فائدہ کے واسطے بنائی گئی ہے۔ اس طرح انسان مصنوع اور صانع کو اور تقدیر سے مقدّر کو پہچان سکتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۰۸-۲۰۹)

نصرت جہاں اکیڈمی کا شاندار نتیجہ

۱۹۹۰-۹۱ء میں نصرت جہاں اکیڈمی کے ۲۶ طلباء نے سیکنڈری سکول کا امتحان دیا۔

اللہ تعالیٰ کا یہ ازحد احسان ہے کہ نتیجہ ۱۰۰٪ رہا اور تمام طلباء نمایاں نمبروں سے کامیاب رہے۔

۲۶ میں ۲۴ طلباء نے فرسٹ ڈویژن حاصل کی باقی ۲ میں ایک طالب علم کی صرف ۶ نمبروں سے فرسٹ ڈویژن رہ گئی دوسرے طالب علم نے ۵۳٫۸۱ فیصد نمبر لے کر سیکنڈ ڈویژن حاصل کی۔

احباب سے درخواست ہے کہ تمام طلباء کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ مستقبل میں بھی ہمارے طلباء کو نمایاں کامیابیاں عطا فرمائے۔ اور تمام ممبران سٹاف کو اپنے فرائض احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق بخشے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی)

"آدمی کو لازم ہے کہ توبہ و استغفار میں لگا رہے اور دیکھتا رہے ایسا نہ ہو بداعمالیاں حد سے گذر جاویں۔"

اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں تو اور کسی کی کیا پرواہ ہے؟

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

"دنیا میں ماتم عورتوں سے ہی چلا ہے کیونکہ یہ کمزور اور ضعیف دل ہوتی ہیں اور کسی صدمہ اور غم سے جلد ہی گھبرا جاتی ہیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں اور ہی نظارہ دیکھنے میں آتا ہے۔ اُحد کی جنگ میں یہ مشہور ہو گیا تھا کہ آپؐ شہید ہو گئے ہیں۔ جب اس لڑائی سے لشکر واپس آ رہا تھا تو عورتیں مدینہ سے باہر دیکھنے کے لئے نکل آئیں۔ ایک عورت نے ایک سپاہی سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ چونکہ آپؐ بخیریت تشریف لا رہے تھے اور سپاہی اس طرف سے مطمئن تھا۔ اس لئے اس نے اس بات کا تو کوئی جواب نہ دیا اور اس عورت سے کہا کہ تیرا خاوند مارا گیا ہے۔ اس نے کہا میں نے تم سے یہ پوچھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ تیرا باپ بھی مارا گیا ہے (چونکہ اس سپاہی کا دل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بے فکر تھا اس لئے وہ وہی جواب دیتا جو اس کے نزدیک اس عورت کے لئے ضروری تھا) عورت نے کہا۔ میں نے تو یہ پوچھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے۔ اس نے کہا تیرا بھائی بھی مارا گیا ہے۔ اس نے کہا میں تم سے یہ نہیں پوچھتی۔ مجھے یہ بتاؤ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا آپؐ تو خیریت سے ہیں۔ عورت نے کہا اگر رسول اللہ زندہ ہیں تو اور کسی کی کیا پرواہ ہے؟

(سیرت ابن ہشام جلد ۲ جزو ۳ صفحہ ۶۱۴)

جب ایک اعلیٰ درجہ کی چیز محفوظ ہے تو اس پر ادنیٰ درجہ کی چیزوں کے قربان ہو جانے کا کیا رنج؟ یہ ایک عورت کا گردہ ہے۔ اس کے مقابلہ میں آج کل کے لوگ جو بڑے صوفی بنتے اور بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں ان کی عورتوں کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی چھوٹا بچہ مر جائے تو شور مچا دیتی ہیں مگر اس کا خاوند باپ بھائی مارا جاتا ہے اور وہ کہتی ہے کہ اگر رسول اللہ زندہ ہیں تو کوئی پرواہ نہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی تاثیر تھی۔ کہ جس نے دلوں کو بدل دیا تھا اور ایسا کر دیا تھا کہ جس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ موت ان لوگوں کے لئے کوئی حقیقت نہ رکھتی تھی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ اگست ۱۹۱۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۶ ہجرت ۱۳۷۰ھش — ۱۶ مئی ۱۹۹۱ء

محاسبہ کی ضرورت

چور چوری تو کرتا ہے اور شائد کچھ دیر کے لئے اُسے یہ اطمینان بھی حاصل ہو جاتا ہو کہ جس چیز کی اُسے ضرورت تھی وہ اُسے مل گئی ہے لیکن چونکہ وہ یہ نہیں چاہتا کہ اس کی چرائی ہوئی چیز میں سے کوئی حصّہ کوئی اور چرالے اس سے صاف ظاہر ہے کہ چوری کو وہ اپنی ذات میں اچھا فعل نہیں گردانتا۔ اسے بُری بات سمجھتا ہے۔ اگر بری بات نہ سمجھتا تو جب اس کی کوئی چیز چرائی جاتی وہ چرانے والے کو داد دیتا کہ بہت اچھا کام کیا ہے۔ وہ اس کے برعکس اس کو گالیاں دیتا اور بُرا بھلا کہتا ہے اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ جس کی چوری اس نے خود کی ہے وہ بھی اسے گالیاں ہی دیتا ہوگا۔ یہی بات ہے جو اس کے سکون اور اطمینان کو استحکام نہیں دیتی۔ جب بھی اسے سوچنے اور غور کرنے کا موقع ملے گا وہ اپنے آپ کو ملامت ہی کرے گا۔ اور ساتھ ہی اپنی ضرورت کو بھی ملامت کرے گا کہ اس ضرورت کی شدّت ہی نے اس سے یہ بُرا کام کروایا ہے۔

غرضیکہ بُرائی میں اگر لمحاتی سکون اور اطمینان مل بھی جائے تو اسے دوام حاصل نہیں ہوتا۔ انسان بُرا کام کرکے ہمیشہ کے لئے اپنے دل کو مطمئن نہیں رکھ سکتا بلکہ کچھ عرصہ بعد ندامت اس کا پیچھا کرتی ہے اور اسے ہر وقت پریشان رکھتی ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں: "انسان کو یہی لازم ہے کہ آخرت پر نظر رکھ کر بُرے کاموں سے توبہ کرے کیونکہ حقیقی خوشی اور سچی راحت اسی میں ہے یہ ایک یقینی امر ہے کہ کوئی بدکاری اور گناہ کا کام ایک لحظہ کے لئے بھی سچی خوشی نہیں دے سکتا۔ بدکار، بدمعاش کو تو ہر دم اظہارِ راز کا خطرہ لگا ہوا ہے پھر وہ اپنی بدعملیوں میں راحت کا سامان کہاں دیکھے گا۔ آخرت پر نظر رکھنے والے ہمیشہ مبارک ہیں۔"

بدکاری اور گناہ کا ذکر کرتے ہوئے ہمارے ذہن میں صرف چوری چکاری اور قتل ڈاکے وغیرہ کی باتیں ہی نہیں آنی چاہئیں۔ ہر شخص کے گناہ الگ الگ ہیں، ہر شخص کو اپنے اپنے متعلق سوچنے کی ضرورت ہے کہ کوئی ناپسندیدہ بات چھوڑ دینے والی ہے۔ اخلاق کو کس طرح بلند سے بلند تر کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ باتیں سوچنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ رات کو سونے سے پہلے سارے دن کا محاسبہ کیا جائے۔ کہاں کہاں اور کس کس طرح کی غلطی ہوئی اور ارادہ کر لینا چاہیئے کہ جو غلطی آج سرزد ہوئی ہے کل اس سے بچا جائے گا اگر ہم یہ محاسبہ کرتے رہیں تو یقیناً ہمارا ہر آنے والا کل آج سے بہتر ہوگا۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

تم اپنی اَنا کے پرِتے پر
سمجھے ہو کہ مَیں تو کچھ بھی نہیں
یہ ٹھیک ہے لیکن سوچو تو
کس دَر پہ جھکی ہے میری جبیں

ابوالاقبال

ہر مکاں کے سنگِ در کو آستاں کہتا ہوں مَیں
کانٹے کانٹے کی زباں کو گلفشاں کہتا ہوں مَیں

اس بھری محفل میں میرا آشنا کوئی نہیں
پھر بھی جس کو دیکھتا ہوں رازداں کہتا ہوں مَیں

میری چشمِ نارسا ناواقفِ رفعت رہی
گاہے گاہے اس زمیں کو آسماں کہتا ہوں مَیں

میرا اندازِ تخاطب ہے محبّت کا نقیب
شوق سے نامہرباں کو مہرباں کہتا ہوں مَیں

دُور کی آواز بھی ہے اس قدر دل کے قریب
اُنکی باتوں کو بھی اب اپنا بیاں کہتا ہوں مَیں

یہ تو محرومی کا احساسِ اذیّت ناک ہے
پھُول کو کانٹا، بہاروں کو خزاں کہتا ہوں مَیں

خواب میں درپیش ہے انجان راہوں کا سفر
ہُوں تو تنہا، خود کو لیکن کارواں کہتا ہوں مَیں

آپ بتلائیں کہ یہ ہے ہوشمندی کی دلیل ؟
کاروبارِ زیست کو کارِ زیاں کہتا ہوں مَیں

ہے مری پرواز اک بے پَر کی سعیٔ ناتمام
پھر بھی اپنی حد کو، حدِّ آسماں کہتا ہوں مَیں

ہے کچھ ایسی انقلابی کیفیت میری نسیم
ذرّے ذرّے کو حریفِ کہکشاں کہتا ہوں مَیں

نسیم سیفی

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا سے دعا کرتا اور اس سے حلِ مشکلات چاہتا ہے وہ بشرطیکہ دعا کو کمال تک پہنچاوے خدا تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے۔ اور اگر بالفرض وہ مطلوب اس کو نہ ملے تب بھی کسی اور قسم کی تسلی اور سکینت خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو عنایت ہوتی ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد صدیق گورداسپوری

قرآن کی فتح ہوئی

الفضل مورخہ ۱۴ ؍ اپریل ۱۹۹۱ء میں ایک تاریخی واقعہ شائع ہوا ہے جس میں ۱۴ ؍ مارچ ۱۹۰۸ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان اور خالصہ کالج امرتسر کے مابین امرتسر میں ایک فٹ بال میچ کا ذکر ہے ۔ اس میں باوجود اس کے کہ مخالف ٹیم ہر لحاظ سے ایک مضبوط ٹیم تھی اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے خلاف کئی گول کر سکتی تھی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد (جو بعد میں قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر بنے) کی دعا کے طفیل خدا تعالیٰ نے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کو نمایاں فتح عطا فرمائی اور مخالف ٹیم کوئی گول نہ کر سکی۔

اس وقت حضور نے جو دعا فرمائی تھی " نہ ایسے جن پہ تیرا غضب ہوا " اس حقیقت کی آئینہ دار تھی کہ حضور کے سامنے اس وقت محض ایک فٹ بال میچ میں ہار جیت کا سوال نہیں تھا بلکہ آپ کے سامنے یہ امر تھا کہ یہ میچ دو مذہبی تحریکوں کے کالجوں کے درمیان کھیلا جا رہا ہے لہٰذا اگر مخالف ٹیم کو جیت ہو جاتی ہے تو اس کو یہ رنگ بھی دیا جا سکتا ہے کہ خالصہ کالج نے دین حق کی طرف منسوب ہونے والے سکول کو شکست دے دی چنانچہ یہ وہ درد تھا یہ وہ دین حق سے محبت اور عشق کا جذبہ تھا جس نے حضور کو اس موقعہ پر ایسی دعا کرنے پر مجبور کیا چنانچہ خدا تعالیٰ نے آپ کی دعا کو شرف قبولیت بخشا اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیم کو باوجود نامساعد حالات کے نمایاں فتح سے سرفراز فرمایا۔

اسی قسم کا ایک واقعہ سیرالیون کی سرزمین پر بھی وقوع پذیر ہوا جس کا ذکر کرنا اس وقت مجھے مقصود ہے جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں اس وقت اکناف عالم میں دین حق کی اشاعت اور قرآن کریم کی عظمت اور بلند شان کو قائم کرنے میں کوشاں ہے وہاں افریقی ممالک میں وہاں کے لوگوں کی تعلیمی اور طبی خدمات سرانجام دینے کا بھی اسے فخر حاصل ہے اور یہ ایسی خدمات ہیں جن کے اپنے اور بیگانے سب ہی معترف ہیں ۔

چنانچہ سیرالیون جہاں یہ واقعہ پیش آیا وہاں کے شہر فری ٹاؤن کے میئر الڈرمین عبدالرحمٰن نے ایک دفعہ ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی تعلیمی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ۔

" احمدیہ جماعت بنی نوع انسان کی ہر ممکن خدمت کر رہی ہے دین حق کی خدمت کے لئے واقعی ایسی ہی منظم جماعت درکار تھی سو خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو دین حق کی خدمت کے لئے کھڑا کر دیا ۔ ملک کی خدمت کے لئے جماعت نے نہایت ہی اہم اور دور رس پروگرام شروع کئے ہوئے ہیں پرائمری سکولز جن میں عربی اور انگریزی دونوں زبانوں میں تعلیم دی جاتی ہے کے علاوہ سیکنڈری سکول کی عمارت جماعت کی ہمت اور استقلال کی آئینہ دار ہے (یہ بو احمدیہ سکول کی عمارت کی طرف اشارہ ہے جس سے اس واقعہ کا تعلق ہے) ...... علم ایک طاقت ہے اور یہ طاقت جس ملک کے پاس نہیں وہ ترقی نہیں کر سکتا لہٰذا تعلیم کے میدان میں جماعت جو کوشش کر رہی ہے اس کو جتنا بھی سراہا جائے کم ہے ۔"

(الفضل ۱۸ ؍ فروری ۱۹۶۲ء)

پھر سیرالیون کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر سائیکا پی سٹیونس DR. SHAIKA P. STEVENS نے ایک بار جماعت کی تعلیمی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا

" میں سب سے پہلے جماعت احمدیہ کا جو یہ کام تعلیم کے میدان میں کر رہی ہے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اس جماعت نے تعلیم کے ساتھ ساتھ طبی میدان میں بھی ہماری مدد کرنی شروع کر دی ہے میں ان تمام گرانقدر خدمات کے لئے جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔"

نائیجیریا کے ایک صدر نے جماعت احمدیہ کے کام سے متاثر ہو کر کہا

" یہ امر میرے لئے باعث سکون ہے کہ جماعت احمدیہ ... سکولوں اور ہسپتالوں کے قیام کے میدان میں بدستور بڑے ثبات کے ساتھ ترقی پذیر ہے اس جہت سے جماعت کی مساعی انتہائی قابل تعریف ہے اور دوسری تمام رضا کارانہ طور پر کام کرنے والی تنظیموں کے لئے باعث تقلید ہے ۔ جماعت احمدیہ بجا طور پر فخر کر سکتی ہے کہ اس کے تعلیمی اداروں سے ایسے بہترین مرد و زن نکلے ہیں جو ملک کی ترقی کے لئے غیر معمولی خدمات بجا لا رہے ہیں ۔"

(الفضل جلسہ سالانہ نمبر ۱۹۸۱ء)

سیرالیون میں سب سے پہلا پرائمری سکول ۱۹۳۷ء میں الحاج مولانا نذیر احمد صاحب علی نے روکوپر کے مقام پر جاری کیا بعد میں ان میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ملک کے طول و عرض میں جماعت احمدیہ کو ایک سو سے زائد پرائمری سکول جاری کرنے کی توفیق مل چکی ہے

۱۹۶۰ء تک ملک میں جماعت کا کوئی سیکنڈری سکول نہیں تھا چنانچہ بعد میں پہلا ہائر سیکنڈری سکول ستمبر ۱۹۶۰ء میں کھولا گیا ۔ اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بیس سے زائد سیکنڈری سکولز جماعت احمدیہ کے زیر انتظام ملک کی تعلیمی خدمات بجا لا رہے ہیں ۔

بو احمدیہ سیکنڈری سکول کو جاری ہوئے ابھی دو سال ہوئے تھے کہ اکتوبر ۱۹۶۲ء میں حکومت کی طرف سے انٹر کالجز فٹ بال میچز میں اس کا مقابلہ بائبل کالج سے مقرر ہوا جو ایک پرانا کالج تھا اور اس کی ٹیم ایک آزمودہ کار اور مضبوط تھی ۲۹ اکتوبر کو پہلا میچ بو شہر کی فٹ بال فیلڈ میں کھیلا گیا جس کو دیکھنے کے لئے کثیر تعداد میں شہر کے ہر طبقہ اور مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگ وہاں پہنچ گئے کیونکہ بائبل کالج کے خلاف دین حق کی طرف منسوب ہونے والے کسی سکول کا یہ پہلا میچ تھا ۔ خاکسار اور مکرم سمیع اللہ صاحب سیال پرنسپل سکول اور احمدی احباب کی ایک کثیر تعداد بھی وہاں موجود تھی

میچ شروع ہوئے ابھی چند منٹ ہوئے تھے کہ بائبل کالج نے ہماری ٹیم کے خلاف ایک گول کر دیا ۔ پھر دوسرا گول ہوا اور ہاف ٹائم سے قبل تیسرا گول بھی انہوں نے کر دیا جس سے تماشائیوں میں ایک شور پڑ گیا کہ آج بائبل اور قرآن کا مقابلہ ہے دیکھیں کون جیتتا ہے مجھ سے تو یہ کیفیت دیکھ کر وہاں بیٹھا نہ گیا اور میں واپس مشن ہاؤس آ گیا اور دعا میں مشغول ہو گیا کہ اے خدا یہ میچ اب دو سکولز کے درمیان نہیں رہا ۔ یہ مذہبی رنگ اختیار کر گیا ہے اور تیری مقدس کتاب قرآن اور بائبل کے درمیان مقابلہ قرار دیا جا رہا ہے لہٰذا تو ہی آج اپنی کتاب کی لاج رکھتے ہوئے احمدیہ سکول کی ٹیم کو فتح عطا فرما یہ الفاظ کچھ اس درد سے خاکسار کے منہ سے نکلے کہ محسوس ہونے لگا کہ خدا تعالیٰ ہماری ٹیم کو ضرور فتح عطا فرمائے گا چنانچہ میں برآمدہ میں آ کر اکیلا ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور انہیں خیالات میں مستغرق زیر لب قرآن کریم کی فتح کے لئے دعا کر رہا تھا کہ اچانک میرے کانوں میں نعرہ کی آواز پڑی پھر میں نے دیکھا کہ ہمارے سکول کے طلباء ناچتے اور گاتے ہوئے اور نعرہ بلند کرتے ہوئے آ رہے ہیں اور میرے پاس آ کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم جیت گئے میں نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا جس نے ایسے نامساعد حالات میں اپنی کتاب کے لئے غیرت دکھائی اور ہماری ٹیم کو فتح سے ہمکنار کیا ۔

ہوا یہ کہ ہاف ٹائم کے بعد ہماری ٹیم نے پہلے مخالف ٹیم کے تین گول اتارے اور پھر ان کے اندر ایک ایسا جوش پیدا ہوا کہ انہوں نے تین مزید گول مخالف ٹیم کے خلاف کر دیئے جس سے فیلڈ میں ایک شور پڑ گیا کہ قرآن جیت گیا قرآن جیت گیا ۔

ابھی اس ٹیم کے ساتھ ایک اور میچ چند یوم بعد کھیلا جانا تھا لہٰذا اس میں کامیابی کے لئے احباب جماعت میں دعا کی خاص تحریک کی اور خود بھی دعا میں مشغول ہو گیا انہیں دنوں میں نے خواب میں دیکھا کہ مخالف ٹیم مقابلہ کے وقت میدان میں آئی ہی نہیں چنانچہ میں نے دوستوں سے اس خواب کی بنا پر کہا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اول تو وہ ٹیم اب مقابلہ کے لئے آئے گی نہیں لیکن اگر آئی تو ہماری ٹیم کو نمایاں فتح نصیب ہو گی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ دوسرے میچ میں مخالف ٹیم ایک گول بھی نہ کر سکی جب کہ ہماری ٹیم نے ان کے خلاف تین گول کئے اور اگلے روز وہاں کے اخبار ڈیلی میل (Daily Mail) میں جلی حروف میں خبر شائع ہوئی کہ

Ahmadiyya Defeats Bible College

کہ احمدیہ سیکنڈری سکول بو نے بائبل کالج کو شکست دے دی ۔

اسی طرح خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات ـــــ نون ۔ سین

جنوبی افریقہ میں ہنگامے

جنوبی افریقہ میں ایک طرف تو یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ نسل پرستی کے تمام نشانات کو مٹا دیا جائے اور دوسری طرف وہاں تشدد آمیز کارروائیاں جاری ہیں۔ سیاہ فام لوگ سیاہ فام لوگوں ہی کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ اگرچہ نیلسن منڈیلا کی کانگریس نے یہ کہا ہے کہ یہ تشدد حکومت کی شہہ پر کیا جا رہا ہے۔ اور حکومت تشدد کو روکنے کے بہانے لاتعداد افریقیوں کو گولیوں کا نشانہ بنا رہی ہے۔ یکم مئی سے روز جنوبی افریقہ کی سب سے بڑی ٹریڈ یونین نے حکومت کو متنبہ کیا کہ اگر حکومت نے نیلسن منڈیلا سے مطالبات مانتے ہوئے تشدد کی کارروائیوں کو نہ روکا تو وہ جنرل سٹرائیک کر دیں گے۔ سب جانتے ہیں کہ اگر یہ جنرل سٹرائیک ہو گئی تو جنوبی افریقہ کو بہت زیادہ نقصان ہوگا۔ ٹریڈ یونین کے حکام نے یہ کہا ہے کہ وہ جنوبی افریقہ کے صدر فریڈرک کلارک کو یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ وہ نیلسن منڈیلا کی افریقن نیشنل کانگریس کے ساتھ ہیں اور اس کی حمایت میں سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس تشدد کا موجب ہمارے اپنے لوگ نہیں ہیں پولیس تشدد کی کارروائیوں کو ابھارتی ہے اور پھر خاموش تماشائی بن کر لوگوں کو جان سے ہاتھ دھوتے دیکھتی ہے

اے۔ این۔ سی، منڈیلا کی پارٹی نے صدر کلارک سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ سیاہ فاموں کے شہروں میں تشدد کو روکیں لوگوں سے ہتھیار واپس لیں اور ان وزراء کو جو پولیس اور ملٹری کے انچارج ہیں اپنے عہدوں سے معزول کریں۔ کوساٹو COSATU جو وہاں کی ٹریڈ یونینز کا وفاق ہے نے صدر کلارک سے کہا ہے کہ وہ فیصلہ کن طریق پر کوئی قدم اٹھائیں۔ حکومت نے اس سے قبل وہ وقت ضائع کر دیا ہے جو سیاسی لیڈروں کی رہائی کے لئے ہدف کے طور پر دیا گیا تھا۔ اے۔ این۔ سی نے دھمکی دی تھی کہ اگر ان کے مطالبات نہ مانے گئے۔ تو وہ امن مکالمات سے اپنے آپ کو الگ کر لیں گے۔

واشنگٹن میں کرفیو

واشنگٹن میں پولیس نے ایک ہسپانوی باشندے کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ جس کے نتیجے میں بہت سے ہسپانوی لوگوں نے واشنگٹن میں مظاہرے شروع کر دئے۔ اور پولیس پر پتھر پھینکے۔ جواباً پولیس نے آنسو گیس کے گولے مارے اور لوگوں کو منتشر کرنے کی کوشش کی واشنگٹن کی میئر نے اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے ایمرجنسی کا اعلان کر دیا رات بارہ بجے سے صبح ۵ بجے تک بلاک نمبر ۱۰ میں کرفیو نافذ کر دیا۔ کرفیو کا مطلب یہ تھا کہ ان ممنوعہ اوقات میں جو شخص سڑکوں پر گھومتا ہوا نظر آئے اسے حراست میں لے لیا جائے اگر نوجوانوں نے مظاہروں میں پتھر اور بوتلیں مارنے کے علاوہ دکانوں کو لوٹنا نہ شروع کر دیا ہوتا اور گاڑیوں کو آگ نہ لگانے لگتے تو شائد یہ کرفیو نافذ نہ کیا جاتا۔ پولیس ویسے بھی ان کا مقابلہ کرتی رہتی۔ لیکن اس صورت حال کو یونہی نہیں چھوڑا جا سکتا تھا۔ ان لوگوں نے کاریں جلانی شروع کر دیں۔ اور گند پھینکنا شروع کر دیا بعض بسوں کے شیشے توڑ دئے اور انہیں بھی آگ لگا دی۔ ایک دکان بھی لوٹ لی گئی۔ واشنگٹن میں یہ اضطراب ایک لمبے عرصے کے بعد دیکھا گیا ہے جس میں نسلی امتیاز کے ساتھ مظاہرے کئے گئے اور پولیس کی مزاحمت کی گئی۔ اس سے پہلے یہ بات ۱۹۶۸ء میں دیکھی گئی تھی۔ یہ مظاہرے اتوار کی رات کو شروع ہوئے تھے جبکہ پولیس نے ایک ہسپانوی کو اس کے سینے میں گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ پولیس کے جس افسر نے یہ حرکت کی وہ ایک عورت تھی۔ اس نے الزام لگایا ہے کہ اس ہسپانوی شخص نے چاقو کے ساتھ اس پر اس وقت حملہ کر دیا جب وہ اسے اس لئے حراست میں لینا چاہتی تھی کہ اس نے وہاں گڑبڑ پیدا کی تھی۔ ڈینئیل ایم ریڈ گومیز جس کی عمر ۳۰ سال ہے اور جو زخمی ہوا اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس کی حالت نازک ہے بعد میں جاں بحق ہو گیا۔ اس پر الزام یہ لگایا جاتا ہے کہ اس نے مسلح ہو کر ایک پولیس افسر پر حملہ کیا۔ سوموار کے دن اس بے چینی نے پولیس اور نوجوانوں کے درمیان جھگڑے کی صورت پیدا کر دی۔ جو لوگ اس میں ملوث تھے انہوں نے نہ صرف پولیس پر پتھر پھینکے بلکہ دکانوں کو لوٹا اور نذر آتش بھی کر دیا۔ اگر پولیس آنسو گیس استعمال نہ کرتی تو یہ مظاہرے مزید نقصان کا باعث بن سکتے تھے

ایمنسٹی انٹرنیشنل

ایمنسٹی انٹرنیشنل نے جس کا صدر مقام لندن میں ہے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور اپنی اس تشویش سے صدر پاکستان اور وزیر اعظم کو آگاہ کر دیا ہے کہ یہاں ان جرائم کی تعداد بڑھائی جا رہی ہے۔ جن کے نتیجے میں موت کی سزا دی جا سکتی ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں ایک ۸ نکاتی تحقیقاتی مقالہ پیش کیا ہے جن میں ان تبدیلیوں کا ذکر کیا ہے جو پاکستان پینل کوڈ کا حصہ بن جائیں گی جب نیشنل اسمبلی انہیں ایک بل کے ذریعے منظور کرے گی جس میں خصوصی عدالتوں کو اس بات کا اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ بعض جرائم دہشت گردی وغیرہ کے لئے موت کی سزا دے سکتے ہیں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اس بات پر بھی تشویش کا اظہار کیا ہے کہ خصوصی عدالتیں عالمی معیار کے مطابق نہیں ہیں ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اس بات پر بھی بحث کی ہے کہ ۱۹۹۰ء کے دسمبر میں اغوا برائے تاوان کی سزا موت مقرر کر دی گئی تھی جب کہ اس سے پہلے زیادہ سے زیادہ عمر قید سزا تھی۔ نیشنل اسمبلی نے اس کے بعد دو بل پاس کئے جو ان آرڈی ننسز کی جگہ تھے لیکن موت کی سزا جوں کی توں رکھی۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ بات تو ہم مانتے ہیں کہ جو لوگ مجرمانہ حرکات کرتے ہیں ان کو قرار واقعی سزا ملنی چاہیئے لیکن جہاں تک موت کی سزا کا مقرر کرنا ہے اس کی وہ ہر حال میں مخالفت کرتے ہیں۔ ایمنسٹی ہمیشہ سے موت کی سزا کے خلاف ہے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ یہ انسان کے زندہ رہنے کے حق کی خلاف ورزی ہے۔ اور یہ سزا غیر انسانی ہے۔ اور اس سلسلے میں وہ ہیومن رائٹس کے یونیورسل ڈیکلیریشن کا حوالہ دیتے ہیں۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ غلطی سے بھی کسی کو موت کی سزا دی جا سکتی ہے اور پھر اس کا ازالہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اور اس بات کا ثبوت بھی نہیں کہ موت کی سزا سے جرائم کم ہو جاتے ہیں۔ ایمنسٹی کا کہنا ہے کہ انہیں اس بات کا علم نہیں کہ پاکستان میں اب تک کوئی ایسی سزا دی گئی ہے یا نہیں لیکن بہرحال اس بات کا ہمیں علم ہے کہ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے وقت میں ایسی سزائیں تبدیل کر دی گئی تھیں ۲۰۰۰ کے قریب افراد کو موت کی بجائے عمر قید کی سزا دی گئی تھی۔ اس وقت سے لے کر اب تک ۱۹۹۰ء میں ۵۰ کی تعداد میں موت کی سزا دی گئی ہے۔ اگرچہ اس میں سے کسی پر فی الحال عمل نہیں کیا گیا۔ ایمنسٹی نے پاکستان کی حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ تمام ایسی سزائیں جو "ظالمانہ" اور "غیر انسانی" ہیں یا کسی کی عزت پر حملہ کرنے والی ہیں انہیں ختم کر دیا جائے۔

وہ اس بات میں بھی عالمی ہیومن رائٹس کا تذکرہ کرتے ہیں۔ ان کے بدلے ایسی سزائیں دی جائیں جو عالمی طور پر دی جاتی ہیں۔ ایمنسٹی نے پاکستان کے ڈاکٹروں سے بھی یہ کہا ہے کہ وہ کسی ایسی سزا کے دئے جانے میں اپنے آپ کو ملوث نہ کریں۔ کیونکہ یہ عالمی اخلاقی اقدار کے خلاف ہوگا۔

عمان پر الزام

گذشتہ سوموار یعنی ۲۹ اپریل کو اردن نے برطانوی اخبارات کی اس رپورٹ کو مسترد کر دیا کہ وہ عراق کو دوبارہ مسلح کرنے میں مدد دے رہا ہے اور اس بات میں اس کی حمایت کر رہا ہے کہ وہ اپنی فوج کی تشکیل نو کرے۔ اخبارات نے کہا ہے کہ یہ بات اقوام متحدہ کی تجارتی پابندیوں کی خلاف ورزی ہے۔ حکومت کے ایک کارندے نے کہا جسے پیٹر اتور ایجنسی نے حوالے کے طور پر استعمال کیا ہے کہ اردن نے کوئی ایسی تنظیم قائم نہیں کی جو بہتر ٹیکنالوجی کو ایشین ممالک سے خرید کر بغداد پہنچائے۔

لنڈن کے اخبار آبزرور کی اس خبر کو بے بنیاد بتایا گیا ہے کہ عمان ایسا کر رہا ہے۔ یہ بھی انہوں نے کہا کہ عراق نے ہم سے کوئی ایسی درخواست نہیں کی۔ جس سے اقوام متحدہ کی تجارتی پابندیوں کی خلاف ورزی ہوتی ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اقوام متحدہ کی پابندیوں کا پورا پورا احترام ہے اور جب سے یہ پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ ہم ان کے مطابق عمل کر رہے ہیں یہ پابندیاں اس وقت لگائی گئی تھیں جب عراق کو کویت پر قبضہ کئے چار دن ہو گئے تھے۔

انہوں نے اس بات کی بھی تردید

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طارق محمود سدھو۔ ربوہ

حیات اور اس کی تخلیق // سائنس کی نظر میں

زمین کی تشکیل تقریباً آج سے پانچ ارب سال پہلے ہوئی۔ لیکن یہ کسی کو صحیح معلوم نہیں کہ زمین پر زندگی کا آغاز کب ہؤا لیکن چند اشارے ضرور ملتے ہیں جن سے کچھ اندازہ ہو سکتا ہے۔

کیا زمین پوری کائنات میں واحد ایسی جگہ ہے جہاں زندگی پائی جاتی ہے؟ بیشتر ماہرین کہتے ہیں کہ نہیں۔ شواہد کہتے ہیں کہ دوسرے سیاروں پر بھی زندہ مخلوقات بکثرت موجود ہیں لیکن ابھی تک اس سلسلے میں پوری معلومات حاصل نہیں ہو سکیں۔

زندگی کیا ہے؟ اس کے بارے میں فلسفی لوگ صدیوں سے غور و فکر کر رہے ہیں۔ عقائد کی بات تو دوسری ہے۔ مختلف فلسفی لوگ مختلف انداز میں زندگی کی تعریف کرتے ہیں۔ اصول پسند (IDEALISTS) زندگی کی تعریف اس انداز میں کرتے ہیں کہ "زندگی ایک مافوق الفطرت ذریعہ سے وابستہ ہے اور اس کا آغاز روحانی ہے جسے تجرباتی طور پر نہیں پرکھا جا سکتا۔" مادہ پرست (MATERIALISTS) زندگی کی تعریف اس انداز میں کرتے ہیں کہ زندگی حقیقت میں ایک مادہ ہے جس میں روح کو کوئی عمل دخل نہیں۔ روسی سائنسدان اوپرن (OPARIN) زندگی کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ "زندگی مادے کی حرکت کی خاص شکل کا نام ہے جو مادے کی نشوونما (DEVELOPMENT) کے دوران ایک خاص مقام پر باقاعدہ انداز میں ہوتی ہے۔" سالتھی (SALTHY) نامی سائنس دان کے مطابق "تمام جاندار اجسام نامیاتی مادے (ORGANIC MATTER) سے مل کر بنے ہیں۔"

زمین پر پائی جانے والی مخلوقات میں حیرت انگیز گوناگونی پائی جاتی ہے۔ ایک طرف چیونٹی سے بھی باریک حشرات کی لاکھوں انواع ہیں اور دوسری طرف ہاتھی اور وہیل (WALE) جیسے دیوہیکل جانور موجود ہیں۔ طرح طرح کے پھول، پودے اور سبزیاں پائی جاتی ہیں۔ زندگی کی ان تمام صورتوں میں ایک چیز قدرِ مشترک ہے یعنی یہ تمام ایک ہی بنیادی چیز سے بنی ہیں جسے خلیہ (CELL) کہتے ہیں۔ خلیہ بے شمار پیچ در پیچ سالموں کی ترکیبِ خاص سے بنتا ہے۔ لیکن سالموں (MOLECULES) کی ایک مشترک خاصیت بھی ہوتی ہے کہ یہ کاربن کے ایٹموں سے مل کر بنتے ہیں۔ خلیوں کی تشکیل کے بعد زندگی نے یکے بعد دیگرے ارتقاء کی کئی حیرت انگیز منزلیں طے کیں تب جا کر نوع بہ نوع نباتات و حیوانات وجود میں آئے۔ اگر زمین پر پائی جانے والی زندگی کے حقائق کو مدِنظر رکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ زندگی کی چند اہم خصوصیات ضرور ہیں۔ اگر کائنات کے کسی اور گوشے میں بھی زندگی موجود ہوگی تو اس کی بھی یہی خصوصیات ہوں گی جو زمینی زندگی کی ہیں۔

کرۂ ارض پر زندگی سادہ کیمیائی مرکبات سے ارتقاء پذیر ہو کر پیچیدہ نامیوں میں منتقل ہوئی۔ زمین کی پہلی فضا میں چونکہ گیسیں (GASES) تھیں جیسے کاربن ڈائی آکسائیڈ۔ پانی کے بخارات، امونیا اور میتھین اس لئے آتش فشانی سے پھوٹ پڑی۔ مختلف گیسوں کے آمیزے کو بجلی کے جھٹکوں نے زندگی کے خام مواد میں بدل دیا جسے امائنو ایسڈ (AMINO ACIDS) کہتے ہیں یہ خام مواد تالابوں میں لحمیات (PROTEINS) اور ڈی این اے (DNA) وغیرہ کی شکل اختیار کر گیا جو پھر خلیوں کی صورت میں ڈھل گیا۔ ارتقاء کے ذریعے خلیے باہم مل کر زیادہ سے زیادہ پیچیدہ نامیوں کی شکل اختیار کرتے گئے حتیٰ کہ اس کی فضا آکسیجن اور نائٹروجن والی موجودہ ترکیب پر آگئی۔ ارتقاء کا اب تک آخری نقطہ انسان ہے۔

زندگی کے آغاز کا سوال سائنسدانوں اور فلاسفروں کے درمیان ایک پریشان کن مسئلہ رہا ہے۔ مختلف سائنسدانوں نے مندرجہ ذیل نظریات پیش کئے۔

۱۔ نظریہ تخلیق خاص

(THEORY OF SPECIAL CREATION

اس نظریہ کے مطابق زندگی ایک پُراسرار قوت ہے جسے تجرباتی طور پر نہیں پرکھا جا سکتا لیکن ایک ایمان کے طور پر قبول کیا جاتا ہے۔ انسانوں کے مختلف مذاہب نے اسے تسلیم کیا ہے کہ پیدائش ایک سُپر پاور یعنی خدا کے ذریعے ہوئی۔ اس نظریہ پر صرف ایک اعتراض ہے کہ اسے تجرباتی طور پر نہیں پرکھا جا سکتا۔

۲۔ غیر جاندار سے جاندار کی پیدائش کا نظریہ

(THEORY OF ABIOGENESIS)

صدیوں تک یہ نظریہ چلتا رہا کہ جاندار اشیاء غیر جاندار اشیاء سے وجود میں آئیں۔ ارسطو جیسا مایہ ناز فلاسفر اور سائنسدان جسے حیوانیات کا باپ کہا جاتا ہے بھی اسی نظریہ کا قائل تھا۔ ولیم (WILLIAM HARVEY) نامی سائنسدان یہ یقین رکھتا تھا کہ حشرات ایک غیر جاندار مادے سے وجود میں آئے۔ لیکن بعد میں اٹلی کے سائنسدان ڈاکٹر ریڈی (RADY) نے اپنے تجربات سے اسے غلط ثابت کر دیا۔

۳۔ نظریۂ کاسموزوئیک

(COSMOZOIC THEORY)

۱۹۶۵ء میں ریکٹر (RICKTER) نامی سائنسدان نے یہ نظریہ پیش کیا کہ بیج (SEEDS) اور سپورز (SPORES) کرۂ ارض پر کسی دوسرے سیارے سے آئے ہیں۔ اس کے نظریے کے مطابق شہابِ ثاقب جو دوسرے سیاروں سے زمین پر گرے ان کے اندر بیج اور مختلف جانوروں کے جینینی (EMBRYOS) موجود تھے۔ یہ جاندار شہابِ ثاقب کے اندر سے نکل کر باہر زرخیز زمین میں نمو پا کر جوان ہوئے اور انہیں جانداروں سے ارتقاء پذیر ہو کر مختلف نسلیں پیدا ہوتی چلی گئیں۔ اس نظریے پر یہ اعتراض تھا کہ کرۂ ارض کا ماحول باہر سے آنے والے جانداروں کے لئے موافق نہیں۔ رفتہ رفتہ یہ نظریہ بھی بے جان ہوتا چلا گیا۔

۴۔ نظریہ کیمیائی ارتقاء

(THEORY OF CHEMICAL EVOLUTION)

نظریہ کیمیائی ارتقاء جو آج بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔ روسی سائنسدان اوپرن (OPARIN) نے پیش کیا تھا۔ اس کے مطابق کیمیائی اجزاء کا ارتقاء ہؤا اور پھر زندگی وجود میں آئی۔ اوپرن اپنی کتاب اوریجن آف لائف آن ارتھ (ORIGIN OF LIFE ON EARTH) جو ۱۹۲۴ء میں شائع ہوئی ہیں حیاتیاتی کیمیاء (BIOCHEMISTRY) کی وضاحت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ زندگی کا وجود یا آغاز تقریباً کرۂ ارض اور اس کے ماحول کے وجود میں آنے کے ساتھ ساتھ ہؤا۔ جب کرۂ ارض وجود میں آیا تو اس وقت اس پر پانی کے بخارات، میتھین گیس اور امونیا موجود تھے اور مختلف تبدیلیوں کی وجہ سے کوایسرویٹ (COASERVATES) وجود میں آئے۔ یہ اجزاء اگرچہ غیر جاندار تھے لیکن ایک زندہ سسٹم کی طرح کام کرتے تھے۔ اس نظریے کا تجرباتی ثبوت ۱۹۵۳ء میں ملر (MILLER) اور اس کے استاد یورے (UREY) نے دیا۔ انہوں نے ایسے آلات بنائے جن کے اندر کا ماحول زمین پر زندگی کے آغاز سے پہلے جیسا تھا۔ اس کے اندر انہوں نے میتھین اور امونیا کا ماحول پیدا کیا اور اس میں موجود پانی کو ۷۵۰۰۰ وولٹ کرنٹ کے جھٹکے دیئے۔ تقریباً دو ہفتے کے بعد اس میں نشاستے (CARBOHYDRATE) اور امائنو ایسڈ (AMINO ACIDS) جیسے نامیاتی مرکبات پائے گئے۔ یہ تجربہ اس لحاظ سے اہم تھا کہ اس میں غیر نامیاتی مرکبات حیاتیاتی اہمیت کے نامیاتی مرکبات میں تبدیل ہوئے اور چھوٹے مرکبات سے رفتہ رفتہ بڑے مرکبات وجود میں آئے جنہیں کوایسرویٹ کہا گیا۔

فوکس (FOX) نامی سائنسدان نے ملر (MILLER) کے تجربہ سے حاصل ہونے والے امائنو ایسڈ کو اکٹھا کر کے حرارت پہنچائی اور پھر انہیں ٹھنڈا ہونے دیا اس کے بعد جب اس نے مشاہدہ کیا کہ اس میں چھوٹے چھوٹے خمیر کے خلیوں (YEAST CELLS) کی طرح کے گول اجسام موجود ہیں۔ یہ اجسام اپنے اندر پروٹین (PROTEIN) رکھتے تھے اور ان کے گرد ایک دوتہوں والی جھلی موجود تھی اور اُن میں یہ صلاحیت تھی کہ وہ اپنے ہی جیسے دوسرے جاندار پیدا کر سکیں۔ لیکن یہ خلیات کسی بھی طرح مکمل نہیں تھے۔ پونیمپوراما (PONEMPORAMA) (۱۹۶۵) اور اورو (ORO) (۱۹۶۲) نے پانی کے بخارات، میتھین اور امونیا کے ہائیڈروجنی ماحول سے شعاعیں گزاریں اور یہ رپورٹ پیش کی کہ اس میں دوسرے مرکبات بھی وقوع پذیر ہوتے ہیں ایڈینین خلیہ کے نیوکلیس میں ڈی این اے (D.N.A) کے سالمے کا اہم جزو ہے۔ اور اسی طرح انہوں نے سائیٹوسین (CYTOCINE) گوانین (GUANINE) اور تھائی مین (THYMNINE) کے بننے کا بھی اقرار کیا۔ یہ چاروں مرکبات مل کر ایک ڈی این اے کا سالمہ بناتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈی این اے۔ ڈی آکسی رائبوز نیوکلیک ایسڈ (DEOXYRIBOSE NUCLEIC ACID) ہے جو اپنے اندر زندگی کے تمام پوشیدہ راز رکھتا ہے۔ اور دراصل انہی کے تقسیم در تقسیم کے عمل سے نئے خلیات بنتے ہیں۔

وائرس (VIRUS) کی دریافت نے زندگی کے آغاز کی بحث میں نئی دلچسپی پیدا کر دی۔ وائرس چونکہ بہت ہی سادہ ساخت کا مالک ہوتا ہے اور یہ ایک طفیلی (PARASITE) کے طور پر خلیہ کے اندر رہتا ہے۔ اس لئے یہ کہنا مناسب نہ تھا کہ زندگی کی دوسری اشکال یعنی بڑے جاندار اس سے پیدا ہوئے کیونکہ اس کو رہنے کے لئے ایک خلیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں کہ وائرس ایک وقت میں جاندار بھی ہے اور غیر جاندار بھی۔ وائرس اپنے جیسے دوسرے وائرس پیدا کر سکتا ہے۔ اس لئے اسے جاندار کہا جاتا ہے لیکن اسی وقت یہ اپنے آپ کو قلم پذیر (CRYSTALIZE) کر سکتا ہے اور اپنے آپ کو محفوظ کر سکتا ہے۔ اس کی اس خصوصیت کی بناء پر اسے غیر جاندار بھی کہیں گے۔ اسی بات کی وضاحت سٹینلے (STANLY) نامی سائنسدان نے کی تھی جب اس نے تمباکو موزائیک وائرس (T.M.V) کو قلم پذیر کیا تھا۔ اس طرح وائرس زندہ اور غیر زندہ چیزوں کی حدفاصل (BORDER LINE) پر ہے۔

پس اس چیز کا امکان ہے کہ ایک آزادانہ رہنے والا وائرس کیمیائی ارتقاء کے ذریعے ان منفرد حالات میں جو زمین پر ابتداء میں تھے وجود میں آیا ہو۔ اس طرح کی آزادانہ رہنے والی اکائی کو ایک جین (GENE) کہا جاتا ہے پس جین میں تبدیلی (MUTATION) جینی اجتماع کی صورت اختیار کر گئی اور رفتہ رفتہ اس سے ایک کروموسوم (CHROMOSOME) نے جنم لیا اور اسے چاروں طرف سے ایک جھلی نے گھیر لیا اور ایک نیوکلیس کی صورت نے جنم لیا۔ اس کے گرد ایک مادہ سائٹوپلازم (CYTOPLASM) جمع ہوا اور اس طرح ایک زندہ خلیہ نے جنم لیا۔ اور تمام جانداروں کے اجسام انہیں خلیوں سے بنے ہیں۔ ان میں سے بعض جاندار ایک ہی خلیہ سے بنے ہیں۔ انہیں یک خلوی (UNICELLULAR) جاندار کہتے ہیں اور بعض بہت سے خلیوں سے مل کر بنے ہیں جیسے بڑے جانور اور پودے انہیں کثیر خلوی جاندار کہتے ہیں۔

ہم تصور کر سکتے ہیں کہ ابتدائی زندہ شئے سمندروں میں نامیاتی مرکبات پر گذارہ کرتی تھی۔ مگر آہستہ آہستہ یہ مالیکیولز یا مرکبات ناپید ہوتے گئے۔ پھر انزائمز (ENZYMES) کی وجہ سے نئی قسم کی پروٹین بن گئی۔ کیونکہ انزائمز (خامرے) کی وجہ سے حاصل کردہ سادہ اجزاء سے ضروریات کے مطابق بہت سے مرکبات بن سکتے ہیں۔ آجکل بھی کچھ خلیات سورج سے توانائی حاصل کر کے کاربن ڈائی آکسائیڈ اور پانی ملا کر شکر اور امائینو ایسڈ بنا لیتے ہیں۔

ان خلیات کو لازمی پودے کہنا چاہئے جنہوں نے بڑی کامیابی سے سورج کی توانائی حاصل کر کے کاربن ڈائی آکسائیڈ اور پانی ملا کر خوراک تیار کی۔ غالباً وہ الجی (ALGAE) ہی ہوں گے۔ اور الجی ہی وہ پودے ہیں جو سب سے پہلے کرۂ ارض پر پیدا ہوئے۔ پس کرۂ ارض پر زندگی سادہ کیمیائی مرکبات سے ارتقاء پذیر ہو کر پیچیدہ نامیوں میں منتقل ہوئی۔ زمین کی پہلی فضاء میں موجود کاربن ڈائی آکسائیڈ، میتھین اور امونیا کو پانی کے بخارات کی موجودگی میں بجلی کے جھٹکوں نے زندگی کے خام مواد میں بدل دیا۔ اور آہستہ آہستہ زندگی کی بڑی اشکال پیدا ہوتی چلی گئیں۔

بقیہ: صٰ۴ سے آگے

کی کہ اردن کے مرکزی بنک نے ۶ اگست کے بعد بغداد کے ساتھ مالی معاملات جاری رکھے ہیں۔ ۵۰ ملین ڈالر جو عراق بھیجے گئے تھے وہ عراق ہی کی رقم تھی۔

ہفتہ وار آبزرور نے اردن ہی کے بعض ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ عراق میں بعض اشیاء ناجائز طور پر درآمد کرنے کے لئے عمان سب سے زیادہ کردار ادا کر رہا ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق عراق کے صدر صدام نے برآمدات کے لئے ایک بہت بڑی تنظیم تشکیل دی ہے۔ جو اردن میں کام کرتی ہے۔ یہ غیر قانونی طور پر ٹیکنالوجی خریدنے کی ذمہ دار بنائی گئی ہے تاکہ عراقی فوج کو پہلے کی طرح دوبارہ مضبوط کیا جا سکے۔ عودے حسین جو عراقی صدر کے صاحبزادے ہیں نے ایک تاجر کو اردن بھیجا تاکہ وہ وہاں ایک ایسی کمپنی قائم کریں جو شہری آبادی کے لئے عمارتوں کی ضرورت پورا کر سکے لیکن دراصل اخبارات کا کہنا ہے کہ یہ سامان فوج کے کام آئے گا۔

طب و صحت

اسپرین کے نقصانات

درد سر کوئی مستقل بیماری نہیں۔ لیکن عموماً لوگ اسے اپنی جگہ ایک مستقل بیماری سمجھتے ہیں۔ پھر اسی غلط خیال کی بنا پر غلط در غلط یہ طریق اختیار کیا جاتا ہے کہ درد سر کی کوئی مشہور دوا استعمال کی جاتی ہے۔ اور جب اس سے فائدہ ہو جاتا ہے تو سمجھ لیا جاتا ہے کہ درد سر دور ہو گیا۔ حالانکہ یہ بات اصلیت سے کوسوں دور ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ درد سر کسی اور بیماری کی علامت کے طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ اکثر و بیشتر حالات میں درد سر اندرونی خرابی کا پتہ دیتا ہے۔ جس سے ماہر طبیب اصل مرض کو بھانپ لیتا ہے۔

لبا اوقات درد کی شدت سے سر پھٹا جاتا ہے لیکن حقیقت میں اصل بیماری سے بلاواسطہ اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ یہ بات عام ہے کہ ادھر سر میں درد ہوا اور ادھر کوئی مجرب دوا استعمال کر لی۔ بس درد رفع ہوا اور مطلب حاصل ہو گیا اسی رواج سے متاثر ہو کر دوا فروشوں نے ایسی بیسیوں دوائیں تیار کر ڈالیں جن سے درد سر دیکھتے دیکھتے کافور ہو جاتا ہے۔ لیکن حق یہ ہے کہ عوام اس میں بڑی حد تک بے قصور ہیں۔ بعض دفعہ آدھے سر میں درد ہوتا ہے جسے طبی اصطلاح میں درد شقیقہ کہتے ہیں۔ یہ بالعموم موروثی اور اس کا فوری سبب یہ ہوتا ہے کہ کسی خاص قسم کی غذا کھانے سے کوئی خاص قسم کی تکلیف شروع ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات دماغ میں رسولی یا پھوڑا ہو جانے کے باعث ایک خاص حصہ سر میں درد ہونے لگتا ہے۔ دماغ کی ہڈیوں اور پنجوں کے خلا کا تعدیہ ہو جانے سے بھی درد سر لاحق ہو جاتا ہے۔ جو نہایت شدید قسم کا ہوتا ہے۔ آنکھوں پر غیر معمولی دباؤ پڑ جانے سے بھی درد سر ہونے لگتا ہے۔ یہ سر کے پچھلے حصے میں ہوتا ہے۔ نظام انہضام میں نقص آجانے کے باعث بھی درد سر شروع ہو جاتا ہے۔ اسپرین ایک مشہور انگریزی دوا ہے۔ جو درد سر اور جسمانی دردوں کی تسکین کے لئے بکثرت استعمال کی جاتی ہے۔ حال ہی میں بعض محققین نے اس

باقی صٰ۷ پر

یاد رفتگان ـــــ احمد اقبال

فہیم احمد ناصر

فہیم احمد ناصر مختصر علالت کے بعد مورخہ دس دسمبر ۱۹۹۰ء کو اپنے پیدا کرنے والے رب کے حضور حاضر ہو گیا۔ (اللہ اس کے درجات بلند کرے) موصوف مجلس خدام الاحمدیہ عقب ہسپتال ربوہ۔ کی مجلس عاملہ کا سرگرم رکن تھا۔ ان کے والد صاحب مکرم مبشر احمد صاحب فضل عمر ہسپتال میں ہیڈ نرس ہیں۔ فہیم احمد کو ان کے آبائی گاؤں گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا میں دفن کیا گیا بوقت وفات عمر صرف ۱۶ برس تھی۔

یہ مخلص اور فدائی نوجوان جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا جو کام بھی اس کے سپرد کر دیا جاتا ایمانداری سے انجام دیتا دوستوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آتا اور ہمیشہ یہ کوشش کرتا کہ اس سے انسانوں کو کوئی فائدہ پہنچے وفات سے ایک دن پہلے مکرم زعیم صاحب عقب ہسپتال ان کی عیادت کے لئے گئے تو کہنے لگا بھائی جان میں اللہ نے چاہا تو ٹھیک ہو جاؤں گا اور کل مجھے چھٹی مل جائے گی۔ اور پرسوں اجتماع پر ڈیوٹی دوں گا۔ ہر مہینہ کے آخر میں خود پوچھتا کہ اگلے ماہ مجلس کا کون سا کام میرے سپرد ہے۔ اور پھر پوری ذمہ داری سے کام کرتا۔ اس کی ایک بہت ہی پیاری عادت تھی کہ پاس سے گزرتا تو ہمیشہ سلام کہتا۔ اس کی نظریں ہمیشہ زمین کی طرف جھکی ہوتی تھیں۔ نمازوں میں باقاعدہ تھا اور دوسروں کو بھی تلقین کرتا تھا۔ فطرتاً بہت ہی نیک لڑکا تھا۔ محلہ میں اگر کسی نے کچھ کہہ بھی دیا تو خاموش رہتا۔ کسی بھی جھگڑے میں ملوث نہ ہوتا تھا۔ جب اس کے گاؤں میں تدفین کی گئی تو گاؤں کے سب لوگ کہتے تھے یہ بچہ تو فرشتہ تھا انتہائی شریف اور ماں باپ کا فرمانبردار بچہ ہے عزیز از جماعت احباب کی گواہی تھی عمر کے ان تھوڑے سے سالوں میں وہ بہت سی یادیں ہمارے لئے چھوڑ گیا ہے۔ اللہ کرے کہ ایسے معصوم اور پاک فطرت انسانوں سے یہ دنیا ہمیشہ منور رہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کو اعلیٰ نعم البدل بھی عطا کرے اور پیارے فہیم احمد ناصر کو اپنی رضا کی جنت میں جگہ دے اور اس کے درجات بلند فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپردازی کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۰۰۰ میں نذیراں بیگم زوجہ عبدالرزاق خانصاحب قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۳/۱۷ دارالنصر وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۴/۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر/۱۰۰۰ روپے (۲) زیور طلائی ۳ تولہ مالیتی/۹۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نذیراں بیگم زوجہ عبدالرزاق خاں صاحب ۳۳/۱۷ دارالنصر وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ عبدالرزاق خان وصیت نمبر ۲۵۷۶۹ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالباری پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۰۰۱ میں حسنیٰ شاہدہ غنی بنت عبدالمجید نیاز قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴۵/۱۷ دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۹/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ دو عدد گھڑیاں مالیتی/۶۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ حسنیٰ شاہدہ غنی ۴۵/۱۷ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ نسیم سیفی ۴۷/۱۷ دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالباسط ۸/۱۷ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۸۰۰۲ میں عابدہ نسرین بنت چوہدری نذر محمد نذیر قوم جٹ سندھو پیشہ طالب علم عمر ½۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالشکر ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۴/۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) رنگ نقرئی ½۱ گرام مالیتی/۲۵ روپے (۲) کوکا وزنی/۲۵۰ ملی گرام مالیتی/۱۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/۲۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عابدہ نسرین گولیکی ہاؤس دارالشکر ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ نذر محمد نذیر وصیت نمبر ۱۵۰۷۲ والد موصیہ گواہ شد نمبر ۲ قریشی صفدر علی ولد اللہ بخش آف چنیاں ربوہ

مسل نمبر ۲۸۰۰۳ میں لیفٹیننٹ کرنل رانا عبدالباسط ولد مکرم میجر رانا عبدالقادر خانصاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۱/۲۳ دارالرحمت شرقی ربوہ حال لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) نصف حصہ پلاٹ برقبہ ۶۰۰ مربع گز واقع کراچی مالیتی/۱،۲۰،۰۰۰ روپے میرا حصہ/۶۰،۰۰۰ روپے (۲) فلیٹ آرمی ہاؤسنگ سکیم محکمانہ اندازہ فی الوقت/۵،۵۰،۰۰۰ روپے اس کی ادائیگی بذریعہ اقساط ہو رہی ہے۔ (۳) کار ٹیوٹا کرولا ماڈل ۷۶ء مالیتی/۶۵،۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/۵۹۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ ۱۰/۴/۹۱ سے منظور فرمائی جائے۔ العبد لیفٹیننٹ کرنل رانا عبدالباسط ۱۱/۲۳ دارالرحمت شرقی ربوہ حال لاہور چھاؤنی۔ گواہ شد نمبر ۱ صفی اللہ خان وصیت نمبر ۲۵۹۶۳ گواہ شد نمبر ۲۔ کیپٹن محمد ارشد خان ولد رانا محمد افضل خان ۹۱۱ افیسرز کالونی ہربنس پورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۸۰۰۴ میں شاہدہ شاہین باسط زوجہ لیفٹیننٹ کرنل رانا عبدالباسط صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۱/۲۳ دارالرحمت شرقی و ربوہ حال لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴/۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر

باقی صفحہ ۸ پر

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

کی دعائیں سنتے ہوئے جو بانی سلسلہ احمدیہ اور آپ کے جانشینوں کے فیضان کے نتیجہ میں تھیں اپنی مقدس کتاب قرآن کریم کو نمایاں فتح عطا فرمائی اور ثابت کر دیا کہ قرآن کو کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی اور یہی وہ کتاب ہے جس نے انسان کے لئے نجات کی راہیں کھولی ہیں اور اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ترقی کی راہ پر گامزن ہوا جا سکتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے سچ فرمایا

حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظلّ تھے سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ الخیر کلّہ فی القرآن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے کوئی بھی تمہاری دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلا واسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔

(کشتی نوح)

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کی عظمت اور اس کی بلند شان کو سمجھنے اور اس کے جملہ احکام پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

دوا کے اثرات کی تحقیقات کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ یہ معدے میں جاکر سوراخ پیدا کر دیتی ہے۔ اس سے شدید قسم کی بدہضمی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسپرین کا استعمال قلب کے لئے بہت مضر ہے۔ دل کو کمزور کر دیتی ہے۔ اس کا مسلسل استعمال معدے میں ورم کی شکائت بھی پیدا کرتا ہے۔ جو لوگ درد سر وغیرہ کے لئے اسپرین کھانے کے عادی ہیں۔ انہیں یہ دوا ترک کر دینی چاہیئے

(ماخوذ)

حبوب مفید اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام ۔ ۱۵/- روپے
۶۰ گرام ۔ ۴۵/- روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

اس سال جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو دو دفعہ ہوگا۔ صوبہ پنجاب کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ یکم جون ۱۹۹۱ء بروز ہفتہ بوقت سات بجے صبح ہوگا۔ دیگر صوبہ جات (صوبہ سندھ، سرحد، بلوچستان) کے امیدواران کا انٹرویو ان کے میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ معین تاریخ کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔ امیدوار اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر صاحب/صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو جلد ارسال فرمائیں اور اپنے نتیجہ امتحان کی بھی جلد اطلاع دیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے اصولاً امیدوار کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ فیصد نمبر) ہونا ضروری ہے۔ ایف اے کے لئے عمر کی ۱۸ سال اور بی اے کے لئے عمر کی ۲۰ سال کی حد مقرر ہے۔

انٹرویو کے وقت سکول/کالج کا اصل سرٹیفکیٹ اور اس کی دو عدد فوٹوسٹیٹ کاپی اور مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تعارفی چٹھی ساتھ لائیں۔ درخواست دہندگان کو انفرادی طور پر بھی اطلاع کی جارہی ہے۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

بقیہ: صـ۷ سے آگے

دی گئی ہے۔ (۱) پلاٹ برقبہ ایک کنال واقع غلہ منڈی ایکسٹنشن ربوہ مالیتی ۳۰,۰۰۰/- روپے (۲) زیورات طلائی وزنی ۱۰ تولہ مالیتی ۳۰,۰۰۰/- روپے (۳) حق مہر بذمہ خاوند محترم ۱۰,۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ ۱ ۳/۹۱ سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ شاہدہ شاہین باسط ۱۱/۲۳ دار الرحمت شرقی ا ربوہ گواہ شد نمبر ۱ رانا عبد الباسط خاوند موصیہ مسل نمبر ۲۸۰۰۳۔ گواہ شد نمبر ۲ کیپٹن محمد ارشد خان ولد رانا محمد افضل خان۔

سرکن دوا اپھارہ

نیز دیگر امراض حیوانات مثلاً منہ کھر، زہرباد، سوزش پستان، فالج، ٹک، نتھنوں میں ناڑہ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کنار دواہ۔

چیچک وغیرہ کیلئے کیوریٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹ سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔
(وٹرنری ڈاکٹرز فری لٹریچر و سیمپلز براہ راست کمپنی سے طلب کریں)

- لاہور: ـــ پاکستان میڈیکوز۔ لوئر مال
- کراچی: ـــ شہزاد میڈیکل سٹور۔ بھینس کالونی روٹ نمبر 5 لانڈھی
- فیصل آباد: ـــ میاں شادی میڈیسن۔ گول امین پور بازار
- راولپنڈی: ـــ جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار
- ملتان: ـــ زکریا میڈیکل سٹور۔ بیرون لوہاری گیٹ
- رحیم یار خان: ـــ رحمٰن میڈیکل سٹور۔ کچی منڈی لیاقت پور رحیم یار خان

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ
لاہور
کراچی
ہیڈ آفس ـــ ربوہ ـــ فون: ـــ ۷۷۱، ۶۰۶

ملکی خبریں

○ قومی اسمبلی میں شریعت بل پر عام بحث مکمل ہو گئی۔ قانون و انصاف کے وزیر مملکت چوہدری امیر حسین نے بحث سمیٹی جبکہ حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے پی ڈی اے کے اراکین شریعت بل پر عام بحث شروع ہونے سے پیشتر ہی ایوان سے واک آؤٹ کر گئے۔ پی ڈی اے کے اراکین نے کہا کہ ہم سپیکر کے اخلاق و کردار کے مداح ہیں لیکن کل سے ان کا رویہ ناقابل برداشت ہے۔ پی ڈی اے کے اراکین نے مطالبہ کیا تھا کہ بل پر بحث بے نظیر بھٹو صاحبہ سے شروع کروائی جائے ان کا مطالبہ مسترد ہونے پر وہ واک آؤٹ کر گئے۔

○ بری فوج کے چیف آف سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے صدر اسحاق سے ملاقات کرنے کے بعد وزیراعظم سے تنہائی میں طویل ملاقات کی خیال کیا جارہا ہے کہ اس ملاقات میں سندھ کی صورتحال پر غور کیا گیا اس ملاقات کے بعد ایوان وزیراعظم میں ایک اعلیٰ سطحی اجلاس ہوا۔ جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ سندھ میں امن و امان کی بحالی کے لئے فوج استعمال نہیں کی جائے گی۔

○ سندھ کے وزیراعلیٰ نے کہا ہے کہ سندھ میں گورنر راج کے نفاذ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے نواز شریف کی مکمل حمایت حاصل ہے چینی انجینئروں کے بارے میں انہوں نے کہا کہ تاوان دیئے بغیر جلد رہائی کی خبر سناؤں گا۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ پنجاب میں امن و امان کی صورتحال کنٹرول میں ہے۔ مارشل لاء کے نفاذ کا کوئی خطرہ نہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ بی بی سی نے کہا کہ چین پاکستان کو ایم سیریز کے ایسے میزائیل مہیا کر رہا ہے جو ایٹم بم لے جانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ بی بی سی کا کہنا ہے کہ ایٹمی ٹیکنالوجی میں یہ تعاون امریکی پاکستان فوجی تعلقات میں تعطل کے باعث کیا جارہا ہے۔

○ امریکہ کے صدر بش نے عالمی سطح پر کیمیاوی ہتھیاروں میں تخفیف کا نیا منصوبہ بنایا ہے۔ عالمی سطح پر ایسے معاہدے کے بعد دس سال کے اندر اندر امریکہ کیمیاوی جنگ کی اپنی تمام صلاحیتیں تباہ کر دے گا۔

○ کینیڈا کے ہائی کمشنر نے کہا ہے گذشتہ دس برس میں سب سے زیادہ تیزی کے ساتھ پاکستان میں منشیات کی وبا پھیلی ہے۔

○ بھارتی وزیراعظم مسٹر چندر شیکھر نے کہا ہے کہ پاکستان سے جنگ کا تھوڑا سا بھی امکان نہیں ہے۔

○ انتخابات میں شکست کے بعد نیپال کے وزیراعظم نے اپنا استعفیٰ بادشاہ کو پیش کر دیا ہے۔ شاہ نے نئی حکومت کی تشکیل تک انہیں کام کرتے رہنے کی ہدایت کی ہے۔

○ نو/۹ روسی ریاستوں نے وفاق کو برقرار رکھنے کے معاہدے پر دستخط کر دیئے ہیں۔ تاتارستان نے خود مختار جمہوریہ کے طور پر وفاق میں شامل ہونے کا مطالبہ کر دیا ہے۔

○ سعودی حکومت نے اس امر کی تردید کی ہے کہ مصری فوج نے خلیج سے اپنی فوجوں کی واپسی کا فیصلہ سعودی فوج سے کسی اختلاف کی بناء پر کیا ہے۔

جملہ امراض کے ساتھ امراض جلد کا بھی علاج کیا جاتا ہے۔
ڈاکٹر مبین الحق خان ایم بی بی ایس
بولان میڈیکل اینڈ سکن کلینک
شاہد مارکیٹ رحمت بازار۔ ربوہ
اوقات کار: موسم گرما شام ۵ تا ۹ بجے
موسم سرما شام ۴ تا ۸ بجے

برائے ملازمت (لاہور میں)
ایک عدد ریٹائرڈ فوجی کی ضرورت ہے۔ جو کہ تھوڑا بہت زراعت کا کام بھی جانتا ہو۔ لاہور کے باہر جلو موڑ کے پاس ۲ ایکڑ اراضی میں رہائش اور کام کر سکے۔ اس سلسلے میں ملک نصیر احمد فون نمبر ۵۳۳ مکان نمبر ۴۴/۱۷ محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ سے رابطہ کریں۔

قدرت ثانیہ کے مظہر اول کے مشہور شاگرد
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
○ بے اولاد ○ نرینہ اولاد سے محروم
○ اٹھراء ○ بچوں کا سوکھا پن
گوجرانوالہ فون ۷۴۸۴۴/۷۶۴۹۷ ۰۴۳۱، ربوہ فون ۹۰۶-۰۴۵۲۴
لاہور ۔ قلعہ کالر والہ ۔ ملتان ۔ کراچی